https://doi.org/10.58352/tis.v49i2.974

The Islamic Culture
Bi-Annual Research & Refereed Journal
Published by
Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of Karachi
الثقافة الإسلامية
ISSN (Print) : 1813-775X
ISSN (Online) : 2663-1709

PS: 3733-2022(R) OIC/SMIIC 1:2019 کا فقہی مطالعہ

SHARIAH-BASED EVALUATION OF PS: 3733-2022(R) OIC/SMIIC 1:2019 – GENERAL REQUIREMENTS FOR HALAL FOOD

Muhammad Shuaib
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies & Research - UST Bannu
Email: shuaibrafiqk@gmail.com

Dr. Irfanullah
Associate Professor, Department of Islamic Studies & Research - UST Bannu
Email: drirfankhan661@gmail.com

Dr. Noor ur Rehman Hazarvi
Assistant Professor, Al Ghazali University, Karachi.
Email: nrhazarvi313@gmail.com

Abstract:

This research paper presents an in-depth Fiqhi (Islamic jurisprudential) study of the Pakistan Standard PS: 3733-2022(R) OIC/SMIIC 1:2019 – General Requirements for Halal Food, issued by the PSQCA(Pakistan Standards and Quality Control Authority) in accordance with the guidelines of the Standards and Metrology Institute for Islamic Countries (SMIIC) under the Organization of Islamic Cooperation (OIC). The primary objective of this study is to evaluate the extent to which this standard aligns with the principles of Islamic Shariah as derived from the Qur'an, Sunnah, and classical juristic sources. The article explores the linguistic, terminological, and jurisprudential interpretations of Halal and Haram, emphasizing their implications for modern food production and trade. A detailed juristic examination of key clauses related to permissible and impermissible animals, aquatic and amphibious species, plant-based materials, blood and other biological derivatives, and slaughtering procedures is conducted. The study

further investigates contemporary practices such as stunning, mechanical slaughtering, and Halal certification protocols, discussing their legitimacy within the framework of Islamic law. Findings reveal that the PS: 3733-2022(R) standard generally upholds the essential requirements of Shariah in regulating Halal food systems. However, certain technical and procedural aspects, particularly those concerning stunning methods and mechanical slaughter require further clarification and consistent implementation to ensure complete compliance with Islamic jurisprudence. Overall, this research contributes to the academic discourse on Halal Management Systems, providing a scholarly foundation for policymakers, certification bodies, and industry practitioners seeking to strengthen Shariah compliance within the Halal food supply chain.

Keywords: SMIIC, Halal, Haram, Food, Supply Chain, Slaughtering, Certification, PS: 3733.

تعارف

حکومت پاکستان نے Act-Vi کے تحت "پاکستان سٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنڑول اتھارٹی"(PSQCA) بنائی۔ اور اسے معیارات (Standards) بنانے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ اس نے ۱۹۹۶ء میں حلال غذا کے متعلق پہلا معیار بنایا، جس میں ذبح کے قواعد اور ضوابط مذکور تھے۔ ۲۰۱۰ء میں اس معیار میں مزید بہتری لائی گئی اور مینجمنٹ کے اصول شامل کرکے ۲۰۱۳ء میں اس کو (PS:3733-2013, Halal Management System Requirement for Any Organization in the Food Chain , 2013) کے نام سے شائع کیا۔ ۲۰۱۶ء میں SMIIC [1] معیار کو مد نظر رکھتے ہوئے اس معیار کی تیسری ایڈیشن تیار کی گئی جو کہ اسی سال ۲۰۱۶ء میں درج ذیل نام سے شائع ہوا۔

(PS: 3733-2016, Pakistan Standard Specification for Halal Food Management System Requirements for Any Organization in the Food Chain, 2016).

2018ء میں (PSQCA) نے چوتھی بار اس معیار کو اپڈیٹ کرکے اس کو مندرجہ ذیل چار حصوں میں تقسیم کیا۔

1. PS: 3733-2019, HMS-Fundamentals and Requirements.
2. PS: 3733-2019, HMS-Fundamentals and Requirements for any Organization in the Food Chain.

3. PS: 3733-2019, HMS-Fundamentals and Requirements for Animals Slaughtering.
4. PS: 3733-2019, HMS-Fundamentals and Requirements for Poultry/Bird Slaughtering.

اور پھر یہی سٹینڈرڈ ۲۰۱۹ء میں (PS: 3733-2019, Halal Management System-(Fundamentals and Vocabulary, Part-1, 2018.) کے نام سے شائع ہوا۔

۲۰۱۹ء میں جب (OIC) نے ترکی میں اسلامی ممالک کے لیے SMIIC کے نام سے ایک معیار تیار کیا تو پاکستان سٹینڈرڈ اتھارٹی نے پاکستان کے لیے اسی سٹینڈرڈ کو اختیار کیا، البتہ پاکستانی عوام کے لیے قابل عمل ہونے کے لیے اس سٹینڈرڈ کے آخر میں کچھ ضمیمہ جات شامل کیے۔ یہ سٹینڈرڈ ۲۸ جولائی ۲۰۲۲ء میں تیار ہوا اور ۲۸ اکتوبر ۲۰۲۲ء کو (PS: 3733-2022 (R) OIC/SMIIC 1:2019 General Requirements for Halal Food,) کے نام سے شائع ہوا۔

سٹینڈرڈ کا تعارف:

سٹینڈرڈ کا معنی ہے معیار اور پیمانہ جس کے ذریعے کسی چیز کی مقدار، کارکردگی یا قبولیت کو جانچا جاتا ہے۔

مختلف شعبہ جات میں معیار جانچنے کے لیے مخصوص معیارات اور سٹینڈرڈ بنائے جا سکتے ہیں، مثلاً تعلیمی معیارات، کوالٹی معیارات وغیرہ۔

چند مشہور معیارات بنانے والے ادارے:

ISO[2] پوری دنیا کی سطح پر تمام مصنوعات کی کوالٹی اور معیار بہتر بنانے کے لیے معیارات بناتی ہے، جس پر ISO کا لوگو لگا ہوتا ہے۔ اسی طرح پاکستان کا ادارہ (PSQCA) پاکستان کے لیے مختلف قسم کی معیارات بناتی ہیں۔ جن پر PS کا لوگو لگا ہوتا ہے۔

PS3733-2022 (R) OIC/SMIIC, 1:2019 کا تعارف

"پاکستان سٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی" (PSQCA) نے ۱۹۹۶ء میں حلال غذا کے متعلق پہلا معیار بنایا، جس میں بالترتیب ۲۰۱۰، ۲۰۱۶ اور ۲۰۱۸ میں مزید بہتری لا کر اپڈیٹ کیا گیا۔

تاہم ۲۰۱۹ء میں جب (OIC) نے ترکی میں اسلامی ممالک کے لیے ایک معیار تیار کیا تو پاکستان سٹینڈرڈ اتھارٹی نے پاکستان کے لیے اسی سٹینڈرڈ کو اختیار کیا، البتہ پاکستانی عوام کے لیے قابل عمل ہونے کے لیے اس سٹینڈرڈ کے آخر میں کچھ ضمیمہ جات شامل کیے۔ یہ سٹینڈرڈ ۲۸ جولائی ۲۰۲۲ء میں تیار ہوا اور ۱۲۸کتوبر ۲۰۲۲ء کو (PS: 3733-2022 (R) OIC / SMIIC 1:2019 General Requirements for Halal Food, 2022.) کے نام سے شائع ہوا۔

حلال کی لغوی تعریف

"لفظ حلال" یہ مصدر ہے (حَلَّ يَحِلُّ) کا بمعنی "مباح، جائز"[3]۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے {اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ۔ أَيْ أَبَاحَهُ وَخَيَّرَ فِي الْفِعْلِ وَالتَّرْكِ} "اللہ تعالیٰ نے خرید و فرخت کو مباح کر دیا"۔

حلال کی اصطلاحی تعریف

اصطلاح شرع میں حلال وہ چیز یا فعل ہے "جس کا استعمال یا ارتکاب شرعاً درست ہو اور اسلام نے اسے جائز قرار دیا ہو۔ یہ حرام کی ضد ہے"۔

علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ: لغت اور شریعت میں حلال حرام کی ضد ہے۔ اور اصطلاح شرع میں اس کی تعریف یہ ہے کہ "حلال وہ بین اور ظاہر (چیز) ہے جس کے حلال ہونے کی صراحت قرآن وحدیث نے کی ہو اور مسلمانوں نے اس کے حلال ہونے پر اجماع کیا ہو"[4]۔

فقہی نقطہ نظر سے حلال کی تعریف

فقہاء کرام کے مطابق حلال کی تعریف: "وہ چیز یا کام جو شرعی احکامات کی روشنی میں جائز ہو۔ جس کا استعمال یا ارتکاب کرنے سے کوئی شرعی ممانعت نہ ہو۔ جس کا انجام دینا رب کریم و پیغمبر خدا کے ہاں محبوب و پسندیدہ ہو"[5]۔

حلال فوڈز کی تعریف

حلال فوڈز سے مراد وہ کھانے پینے کی چیزیں ہیں جن کا کھانا اور استعمال اسلام میں جائز ہے۔

حرام کی لغوی تعریف

"حرام" باب (حَرُمَ يَحْرُمُ) سے مصدر ہے۔ بمعنی "ممنوع، ناجائز"[6]۔

حرام کی اصطلاحی تعریف

"اصطلاح میں حرام وہ چیز یا عمل ہے جس کا استعمال یا ارتکاب شرعاً درست نہ ہو اور جسے شریعتِ اسلام نے ناجائز قرار دیا ہو۔ یہ حلال کی ضد ہے"۔ علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ: "حرام وہ ظاہر (چیز) ہے کہ جس کی حرمت کی تصریح قرآن و حدیث میں آئی ہو، اور مسلمانوں نے اس کے حرام ہونے پر اجماع کیا ہو۔ یا اس کے کرنے پر شریعت میں حد لگائی جاتی ہو یا تعزیر کی جاتی ہو یا اس پر وعید آئی ہو"[7]۔

فقہی نقطہ نظر سے حرام کی تعریف

فقہائے کرام کے مطابق حرام کی تعریف اس طرح ہے:

"وہ چیز یا کام جو شرعی احکامات کی روشنی میں ناجائز ہو۔ جس کا استعمال یا ارتکاب کرنے سے کوئی شرعی ممانعت ہو۔ اور اس کی انجام دہی خدا اور رسول کے ہاں مبغوض ہو"[8]۔

حرام فوڈز کی تعریف

حرام فوڈز سے مراد وہ کھانے پینے کی چیزیں ہیں جن کا کھانا اور استعمال اسلام میں ناجائز ہے۔

PS: 3733-2022 (R) OIC/SMIIC 1:2019 General Requirements for Halal Food, کا فقہی مطالعہ

اس سٹینڈرڈز کی کل ۱۳ شقیں (Cluases) ہیں لیکن اس مقالہ میں صرف اُن شقوں کا فقہ مطالعہ پیش کیا جائے گا جن کا تعلق شرعی امور سے ہو اور جو تکنیکی شقیں ہیں اُن کو زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔

شق نمبر ۵، کے ذیلی شق 5.1 غذائی ذرائع میں عنوان "**غذا کے حیواناتی مآخذ**" کے تحت ذیلی شق 5.1.1.1 میں حلال جانوروں کا تذکرہ ہے جس میں درج ذیل جانوروں کو حلال قرار دیا گیا ہے۔

حلال جانور

(ا)۔۔گھریلوں جانور مثلاً گائے، بھینسیں، بھیڑ، بکریاں، اونٹ، مرغیاں، بط/راج ہنس، بطخ، پیرو/فیل مرغی۔

(ب) ۔۔ غیر شکاری جنگلی جانور جیسے ہرن، چکارا، سابنر، جنگلی گائے۔

(ت)۔۔ غیر شکاری جنگلی پرندے مثلاً کبوتر، چڑیاں، بٹیر، مینا اور شتر مرغ۔

(ج)۔۔ٹڈی۔

حلت کے دلائل:

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں آٹھ قسم کے جانوروں کے بارے میں فرمایاہے کہ یہ حلال ہیں ،وہ جانور یہ ہیں: بکری بکرا، گائے بیل، اونٹنی اونٹ اور بھیڑ مینڈھا۔[۹]

اسی طرح ایک دوسری جگہ اللہ تعالٰی نے رزق میں صرف حلال اور طیب خوراک کھانے کی اجازت دی ہے۔[۱۰]

سنن الترمذی کی ایک روایت میں ابو موسی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ اس نے حضور کو مرغی کھاتے دیکھا۔[۱۱]

سنن ابن ماجہ میں حدیث ہے کہ دو مردہ حیوانات "مچھلی اور ٹڈی" اور دو خون "جگر اور تلی" حلال ہیں۔[۱۲]

فقہی تحقیق:

علامہ کاسانیؒ بدائع الصنائع میں فرماتے ہیں:

وما له دم سائل۔۔۔الخ۔[۱۳]

"جن جانوروں میں بہنے والا خون ہو اس کی دو قسمیں ہیں: مانوس اور غیر مانوس، بہر حال مانوس جانور جیسے اونٹ، گائے بیل، اور بھیڑ بکریاں وغیرہ بالاتفاق حلال ہیں اور تمام اہلِ لغت کے ہاں انعام کا نام ان تمام حیوانات کو بلا اختلاف شامل ہے۔جب کہ خچر اور گدھا جمہور علماءؒ کے نزدیک حلال نہیں ہیں"۔

وأما المتوحش منها۔۔الخ۔

"اور بہر حال غیر مانوس جانور حلال ہیں۔اور ان تمام مندرجہ بالا جانوروں کا گوشت طیبات میں شامل ہے اس لیے یہ حلال ہیں۔ حدیث مبارک (میں حلت کا حکم) اگرچہ جنگلی گدھوں کو حلال قرار دینے کے بارے میں وارد ہوئی ہے تاہم اس سے جنگلی ہرنی، جنگلی گائے اور جنگلی اونٹ کا حلال ہونا بطریق اولٰی ثابت ہوتا ہے؛اس لیے جنگلی گدھے کے جنس میں سے گھریلوں گدھا حلال نہیں ہے بلکہ حرام ہے اور باقی جانوروں کی جنس میں گھریلوں جانور حلال ہیں تو یہ جانور حلال ہونے کے لیے زیادہ مناسب اور لائق ہے"۔

وما لا مخلب له من الطير۔۔۔الخ۔

"اور جن پرندوں کے پنجے نہ ہو تو ان میں سے جو مانوس ہیں مثلا مرغی اور بط اور جو غیر مانوس ہیں مثلاً کبوتر، فاختہ، چڑیا، چکور، سارس، گندم اور فصل کھانے والا کوا، وغیرہ بالاتفاق حلال ہیں"۔

وحل الجراد)--- ---الخ[١٤]

ٹڈی اور مچھلی کی تمام انواع بغیر ذبح کے حلال ہیں، اگرچہ ٹڈی خود بخود مر جائے، اسی طرح مچھلی بھی حلال ہے البتہ خود بخود مرنے میں مچھلی کا حکم اس کے برعکس ہے۔ کہ وہ اگر خود بخود مر جائے اور پانی کی سطح پر پیٹ کے بل تیرتی ہے تو اس کا کھانا حلا نہیں"۔

5.1.1.2: غیر حلال جانور

اس سٹینڈرڈ کے مطابق درج ذیل جانور غیر حلال تصور ہوں گے :

(ا) سور اور کتے اولاد سمیت

(ب) ذات باری تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے نام پر ذبح ہونے والا جانور۔

(ت) شرعی اصولوں کے موافق ذبح نہ ہونے والا جانور۔

(ث) مردہ حیوان (المیتہ)

(ج) وہ زمینی جانور جن کے لمبے نوکیلے دانت یا ہاتھی دانت ہوتے ہیں جن کو وہ شکار قتل کرنے یا اپنی حفاظت کے واسطے استعمال کرتے ہیں مثلاً ریچھ اپنی خاندان سمیت، ہاتھی اور اس کا خاندان، بندر بمعہ سارے خاندان، بھیڑیا، شیر، چیتے، تیندوے، بلی، گیدڑ، لومڑی، گلہری، مارٹن (نیولے کی طرح ایک جانور)، نیولے، چھچھوندر، مگرمچھ، اور نہنگ وغیرہ۔

(د) تیز پنجوں والے شکاری پرندے مثلاً شکرا، باز، شاہین/عقاب، گدھ، جنگلی کوا، [15] (چھوٹا) کوا، چیل، اُلو۔

(ذ) کیڑے اور زہریلے جانور مثلاً (بڑے) چوہے، کنکھجورے، بچھو، سانپ، بھڑ، (چھوٹا) چوہا، اور دیگر اسی جیسے جانور۔

(ر) ایسے جانور جو مکروہ سمجھے جاتے ہیں مثلاً چھپکلی، گھونگا، حشرات، لاروا (کیڑے کا ابتدائی مرحلہ) اور اسی طرح دیگر جانور۔

(ز) ایسے جانور (بشمول پرندے اور حشرات) جن کا اسلام میں قتل کرنا ممنوع ہو، مثلاً کٹھ پھوڑا/ہدہد، ہوپو، چیونٹیاں، شہد کی مکھیاں۔

(س) گدھے اور خچر۔

(ش) دم گھٹنے سے مر جانے والا جانور، وہ جانور جسے شکاری جانور کھا جائے، سینگ مارے ہوئے جانور (نطیحہ)، (پہاڑی سے) گرے ہوئے جانور (متردیہ)، مہلک مار کی وجہ سے ہلاک کیا ہوا جانور (موقوذہ)۔

(ص) ایسے گھاس کھانے والے/گھریلوں جانور جنہیں قصداً مضر صحت مادوں پر مشتمل چارہ کھلایا جاتا ہو جو اس کی فطرت کے موافق نہ ہو یا وہ چارہ ناپاک ہو۔

نوٹ : ۱: حلال جانوروں کے کچھ اعضا ایسے ہیں کہ جانور کو شرعی طریقہ کے مطابق ذبح کرنے کے باوجود ان سے اجتناب کرنا ضروری ہے اور (کسی پیداوار میں)استعمال کرنے کی صورت میں چٹ(label)پران کو ظاہر کیا جائے۔

نوٹ: ۲: غیر حلال جانور سے حاصل شدہ کوئی بھی جزء حلال نہیں ہے۔

حرمت کے دلائل:

مندرجہ بالا غیر حلال جانوروں(ا)،(ب)،(ت)اور(ث) کے تحت ذکر دہ شدہ جانوروں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حرام قرار دیئے ہیں جیسا کہ سورۃ مائدہ میں اس کا تذکرہ ہے۔"حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمُ۔۔۔الخ"[16]

یہی مضمون سورۃ انعام میں بھی دو جگہ بیان ہوا ہے(ا)"قُل لَّآ أَجِدُ۔۔۔الخ"[17]

(۲) " إِنَّمَا حَرَّمَ۔۔۔الخ"[18]

اسی سورۃ انعام میں بتوں کے نام پر ذبح ہونے والے جانور کو کھانے سے ممانعت وارد ہوئی ہے اور اس فعل کو گناہ وفسق بتادیا گیا ہے۔"وَلَا تَأۡكُلُواْ مِمَّا لَمۡ يُذۡكَرِ ٱسۡمُ ٱللَّهِ۔۔۔الخ"[19]

فقہی تحقیق:

علامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں:"وأما السؤر المختلف ۔۔۔الخ"[20]

"اور جن جانوروں کے جھوٹے میں اختلاف ہے وہ خنزیر، کتے اور تمام درندوں کا جھوٹا ہے، جمہور علماء کے نزدیک ان کا جھوٹا ناپاک ہے۔امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ ان کا جھوٹا پاک ہے،اور حضرات شوافعؒ فرماتے ہیں کہ کلب اور سور کے سوا ان تمام کا جھوٹا پاک ہے"۔

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:"ولو ضرب عنق جزور۔۔۔الخ".[21]

"اگر اونٹ، گائے یا بکری کے گردن پر تلوار سے وار کیا جائے اور تسمیہ پڑھ لیا جائے پس اگر اس کو گردن کی طرف سے مارا جائے تو کھایا جائے گا،البتہ اس طرح ذبح کرنا ناپسندیدہ ہے۔ بہر حال کھانے کا حلال ہونا تو اس لیے ہے کہ اس نے ذبح کا فعل سرانجام دیا اور وہ رگوں کو کاٹنا ہے اور اس طریقے پر ذبح کرنا اس وجہ سے برا ہے کہ اس نے بلاضرورت ذبح میں جانور پر تکلیف بڑھادیا اور اگر گدی کی طرف سے وار کیا تو اگر جانور کاٹنے سے پہلے مر گیا جس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اس نے آہستہ آہستہ آرام سے ذبح کیا تو نہیں کھایا جائے گا؛اس لیے کہ یہ ذبح سے پہلے مر گیا تو یہ مردار ہے اور اگر رگوں کو مرنے سے پہلے کاٹ دیا ہو تو زندہ حالت میں ذبح کا عمل پایا گیا،تاہم یہ مکروہ ہے؛اس لیے کہ اس میں بلاضرورت تکلیف کو بڑھانا ہے اور اگر فعل ذبح کو روکے بغیر جاری رکھا تو کھایا جائے گا اس لیے کہ بظاہر یہ ذبح کی وجہ سے مر گیا"۔

"اور ذبح کا معنی (آیت میں) پوشیدہ ہے، اور جن ذبیحوں پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے نہ کھاؤ اور اسمِ باری تعالیٰ ذبیحے پر وقت ذبح لیا جاتا ہے اور اسی طرح دوسری دو آیتوں کی تفسیر کے بارے میں بھی کہا گیا ہے کہ بے شک ذبح کا معنی (اس میں) پوشیدہ ہے یعنی کھاؤ ان ذبیحوں میں سے جن کو اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اور تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم ان جانوروں کو نہیں کھاتے ہوں جن کو اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ پس تسمیہ کا پسندیدہ وقت ذبح کا وقت ہے"۔

درندوں کی حرمت:

درندوں کی حرمت کے بارے میں کتب حدیث میں مذکور ہے "کہ رسول خدا ﷺ نے کچلی دانت والے درندے اور پنجے والے پرندوں کا کھانا ناجائز قرار دیا ہے"[۲۲]۔

علامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں:"وأما المستأنس من السباع وهو الكلب والسنور الأهلي-- فلا خلاف في هذه الجملة أنها محرمة"[۲۳]

"اور بہر حال مانوس درندے مثلاً گھریلوں کتا اور بلی حلال نہیں ہیں۔ اور اسی طرح غیر مانوس جن کو وحشی درندے اور شکاری پرندے کہتے ہیں یعنی شکاری (کچلی) دانت والے درندے اور پنجہ مارنے والے شکاری پرندے، سو وہ حلال نہیں ہیں ،۔ پس شکاری (کچلی) دانت والے تمام درندے مثلاً شیر ، بھیڑیا، بجھو، لکڑ بھگا، چیتا، تیندوا، گلہری، فنگ[24]،اسمور[25]،دلق[26] وغیرہ کی حرمت میں اختلاف نہیں۔"

شکاری پرندوں کی حرمت کے متعلق صاحب محیط برہانی فرماتے ہیں:

"وبيان الثاني: الصقر والبازي والشاهين والنسر والعقاب وما أشبه ذلك، ---الخ"[۲۷]

"اور دوسرے کا بیان: شکرہ، باز، شاہین، گدھ، عقاب اور جو اس کے مشابہہ ہیں۔ اور بہر حال کوے کی تین قسمیں ہیں: کھیت کا کوا، جو صرف دانے کھاتا ہے، مردار نہیں کھاتا تو وہ مکرہ نہیں ہے اور جو کوا صرف مردار کھاتا ہے تو وہ مکروہ ہے"۔ چونکہ یہ چیزیں خبیث اشیاء میں شامل ہے اور خبیث اشیاء کے بارے میں سورۃ اعراف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی امت پر امر خداوندی سے خبائث حرام قرار دیں گے اور ان کے لیے طیبات حلال بنائیں گے:

"ٱلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ ٱلرَّسُولَ ---الخ"[۲۸]

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ حضور پاک ﷺ نے گھی میں گرنے والے چوہے کے بارے میں فرمایا کہ اس چوہے کو پھینکو اور اس کے آس پاس والے گھی بھی پھینکو، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چوہا کھانا جائز نہیں۔

" سئل النبي صلى الله عليه و سلم عن فأرة---الخ"[۲۹]

"اسی طرح ابوداود شریف میں سیہی کوناپاکوں کاناپاک قرار دیا گیاہے"۔[30]

درالمختار میں ہے:"قوله واحدها حشرة)۔۔۔الخ "۔[31]

"اور حشرات حلال نہیں ہیں جس کی واحد حشرہ ہے: مثلاً چوہا، چھپکلی اور گرگٹ، سیہی، سانپ، مینڈک، بھیڑ، پسو، جوئیں، مکھیاں، کھٹمل، چچڑی"۔

غیر حلال اشیاء میں ایک گدھا بھی ہے جیسا کہ بخاری شریف کی روایت میں رسول پاک ﷺ نے ہانڈیاں الٹنے کا حکم دیا تھا اس لیے کہ ان ہانڈیوں میں گدھے کا گوشت تھا۔

"نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفِئُوا الْقُدُورَ فَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا۔ ۔۔الخ"۔[32]

سننِ ابوداود کی ایک روایت میں جلالہ کا دودھ اور گوشت کھانے سے منع وارد ہے۔[33]

ملا علی قاریؒ مشکاۃ کی شرح مرقاۃ میں فرماتے ہیں:

"الحكم في الدابة التي تأكل العذرة ۔۔۔الخ "۔[34]

"اور وہ جانور جو گندگی اور فضلات کھاتا ہے تو اس کے بارے میں دیکھا جائے گا کہ اگر وہ کبھی کبھار یہ فضلات کھاتا ہے تو یہ جلالہ نہیں ہے اور صرف اسی وجہ سے ایسے جانور کا کھانا حرام ہو جاتا ہے مثلاً مرغی، اور اگر اس کا اکثر کھانا اسی سے ہو یہاں تک کہ اس اس کی گوشت اور دودھ میں اس کا اثر ظاہر ہو جائے تو اس کے کھانے میں اختلاف ہے تین ائمہ (امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالی عنہم) کے نزدیک ایسے جانور کا کھانا تب حلال ہو گا جب اس کو کئی دنوں تک بند کر کے کوئی دوسرا حلال چارہ کھلایا جائے تاکہ اس کا گوشت پاک ہو جائے"۔

"أخبرنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ۔۔۔يَكْرَهُ مِنَ الشَّاةِ سَبْعًا۔۔۔الخ"[35]

"نبی پاک ﷺ بکری میں سات چیزوں کو ناپسند فرماتے تھے، خون، پاخانے کی جگہ، خصیے (فوطے)، غدود (سخت گوشت)، پیشاب کی جگہ (نر اور مادہ کی)، مثانہ (پیشاب کی تھیلی)، پتہ۔ اور آپ ﷺ بکری کے آگے والے حصے کو پسند فرماتے تھے"۔

"قوله: (كره تحريما۔۔۔ قال أبو حنيفة: الدم حرام وأكره الستة"۔[36]

"اس کا قول (مکروہ تحریمی ہے) تو یہ اس وجہ سے ہے کہ (امام) اوزاعیؒ نے واصل بن ابی جمیلہ سے نقل کیا ہے اور اس نے مجاہدؒ سے نقل کیا ہے کہ نبی پاک ﷺ نے بکری میں پیشاب کی جگہ (نر اور مادہ کی)، خصیے (فوطے)، غدود (سخت گوشت)، پتہ، مثانہ (پیشاب کی تھیلی) اور خون کو ناپسند فرمایا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں خون حرام ہے اور باقی چھ کو میں ناپسند کرتا ہوں"۔

5.1.2: بحری جانور

(ا) کھپرے والی(Scales) مچھلیوں کی تمام قسمیں ،ان کے انڈے ، جھینگے اپنے ضمنی مصنوعات سمیت حلال ہیں، (اسی طرح) بغیر کھپرے والی(Scales) مچھلیاں اور دیگر آبی جانور بھی اپنے ضمنی مصنوعات سمیت حلال ہیں۔(البتہ چٹ (label) پر واضح اور مکمل طور پر لکھنا ضروری ہے۔ شق نمبر12.1.2.2m دیکھیے)

(ب) پانی کے تمام زہریلے جانور جو کہ صحت کے لیے نقصان دہ ہو،اس وقت تک حلال نہیں ہے جب تک ان سے زہریلا اور مضر صحت مادہ دور نہ کیا گیا ہو۔

تحقیق و تخریج:

سمندری مخلوقات میں صرف مچھلی حلال ہے قرآن کی مجید کی سورۃ نحل میں اللہ تعالیٰ نے اس کو تازہ گوشت قرار دیا ہے: "وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ ---الخ"[37]

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مچھلی اور ٹڈی کا بدوں ذبح کے حلال ہونے کے متعلق ارشاد بہت مشہور ہے اور اکثر کتب حدیث میں مذکور ہے جیسا کہ سنن ابن ماجہ کی بھی ایک روایت ہے: "أحلت لكم ميتتان ودمان---الخ"[38]

اسی معنی میں ایک روایت ابوداود میں بھی ہے ۔"ما ألقى البحر---- فكلوه،---الخ"[٣٩]

صاحب ہدایہ رقمطراز ہیں کہ:

"قال: "ولا يؤكل من حيوان الماء إلا السمك---الخ"[٤٠]

"کہ آبی حیوانوں میں سے صرف مچھلی کھایا جائے گا۔امام مالک اور اہل علم کی ایک جماعت تمام آبی جانوروں کو حلال قرار دیتی ہیں۔ بعض اس سے خنزیر، بحری کتے اور بحری انسان کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ امام شافعیؒ بھی مطلقاً تمام آبی جانوروں کو حلال قرار دیتا ہے ۔ یہ اختلاف کھانے اور بیچنے دونوں صورتوں میں ہے"۔

حلال قرار دینے والے حضرات(امام مالک،امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) کے دلائل:

"ارشاد باری تعالیٰ ہے: تمہارے لیے سمندری شکار حلال ہے"[41]۔اس آیت مبارکہ میں بحری جانوروں میں کوئی فرق مذکور نہیں ہے۔اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی سمندری حیوانات کا کھانا جائز بتادیا ہے اور ذبح بھی ضروری نہیں"۔

دلیل عقلی:

"چونکہ بحری جانوروں میں خون نہیں ہوتا جبکہ گوشت کو حرام قرار دینے والی چیز خون ہے اس وجہ سے یہ مچھلی کے مشابہہ ہو گئے "(جبکہ مچھلی حلال ہے اس لیے باقی جانور بھی حلال ہیں)۔

دلائل احناف:

نقلی دلیل:

" ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور تم پر خبیث (گندی) چیزیں حرام قرار دی گئی ہیں۔ اور مچھلی کے علاوہ باقی جانور خبیث (گندی) ہیں۔ اور نبی پاک ﷺ نے مینڈک والی دوائی سے منع فرمایا تھا۔ نیز کیکڑے کو فروخت کرنے سے بھی منع فرمایا تھا"۔

حلال قرار دینے والوں کے لیے احناف کی طرف سے جواب:

"مذکورہ آیت مبارکہ میں شکار کو حلال قرار دیا گیا ہے جبکہ شکار غیر مباح جانوروں کا بھی حلال ہے لہذا اسے آبی جانوروں کے شکار حلال ہونے سے ان کا حلال ہونا ثابت نہیں ہوتا"[42]۔

علامہ کاسانیؒ بدائع الصنائع میں فرماتے ہیں کہ:

"ونوع يعيش في البر ... ويحل أكل السمك الطافي".[٤٣]

"اور (جانوروں کی) ایک قسم وہ ہے جو پانی میں رہتی ہے اور پانی میں گزر بسر کرنے والے حیوانات میں مچھلی کے علاوہ دیگر تمام حیوانات کا کھانا حرام ہے البتہ جو مچھلی پانی میں مر کر پانی کی سطح پر تیرتا ہو تو وہ حرام ہے یہ مذکور احناف کا قول ہے۔ ابو لیلی اور بعض دیگر فقہائے کرامؒ فرماتے ہیں کہ مچھلی کے علاوہ مینڈک، سرطان اور آبی سانپ اور کتے و خنزیر سب حلال ہیں۔ البتہ سب کو ذبح کرنا ضروری ہے، لیث بن سعد کا بھی یہی قول ہے مگر آبی انسان اور خنزیر کہ وہ حلال نہیں ہیں۔ اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں یہ سب بغیر ذبح کے حلال ہیں اور پانی کی سطح پر تیرنے والی مچھلی بھی حلال ہے"۔

حسین بن علی السغناقي الحنفيؒ اپنی کتاب «النهاية في شرح الهداية - السغناقي» میں فرماتے ہیں کہ تمام سمندری مخلوقات کا حلال ہونا بہت بری بات ہے اس لیے کہ سمندر میں کچھ ایسے حیوانات بھی ہیں جن کے کھانے کو عقل بھی برا سمجھتا ہے۔ نیز قرآن میں جن جانوروں کو کھانے کی ممانعت آئی ہے وہ مطلقاً ہے اس میں بر اور بحر کا کوئی فرق بیان نہیں ہوا ہے۔[٤٤]

"تمام زہریلے پانی والے جانور جو صحت کے لئے نقصان دہ ہیں حلال نہیں ہیں۔۔۔الخ

تحقیق و تخریج:

چونکہ ربِ کریم نے انسان کو اپنی ذات کو نقصان پہنچانے اور ہلاک کرنے سے منع کیا ہے اس وجہ سے مضر صحت مچھلیوں کو کھانا ممنوع ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:"ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة"[٤٥]

"اور اپنی ہاتھوں کے ذریعے اپنی ذات کو ہلاکت میں نہ ڈالو"۔

مشہور حنفی عالم علامہ بدرالدین عینیؒ اپنی کتاب "منحة السلوك في شرح تحفة الملوك" میں فرماتے ہیں کہ مٹی اور گارا کھانا حرام ہے اس لیے کہ یہ پیلا پن اور مثانے کی بیماری کا باعث بنتا ہے، نیز ایک حدیث میں اس سے ممانعت بھی وارد ہوئی ہے۔[46]

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ "لا يحل اكل مافيه ضررمن الطاہرات كالسم القاتل والزجاج والتراب الذى يوذى البدن وهو هذا الذى اكله بعض النساء و بعض السفہاء وكذلک الحجر الذى يضر اكله وماا شبه ذلک"[٤٧]

"پاک اشیاء میں مضر اور نقصان دہ چیزوں کا کھانا حلال نہیں ہے جیسا کہ زہر قاتل، شیشہ، مٹی جو بدن کے لئے مضر ہو، بعض بے وقوف مرد اور عورتیں ان چیزوں کو کھاتے ہیں، اور اسی حکم میں پتھر اور دیگر مضر صحت اشیاء بھی شامل ہیں"۔

5.1.3: ابھاری (amphibious) جانور

تمام ابھاری (amphibious) جانور غیر حلال ہیں۔

تحقیق و تخریج:

اور خبیث چیزوں کے ناجائز ہونے کی دلیل گزر گئی ہے جس میں رب کریم نے خبیث اشیاء کو استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔[٤٨]

"فقہی قاعدہ ہے کہ جس چیز کی حلت و حرمت کے بارے میں نص وارد نہیں ہوئی ہو وہاں طیب اور خبیث کے ضابطے سے کام لیا جائے گا"۔

طیب ان چیزوں کو کہا جاتا ہے جو لذیذ ہو اور اس کے کھانے میں لذت محسوس ہو، طبیعتِ انسانی میں اس کے لیے اشتہاء اور رغبت ہو اور فطرت سلیمہ اسے پسند کرتی ہے، جبکہ خبیث ہر وہ چیز ہے جس سے فطرت سلیمہ نفرت کر کے اسے ناپسند کریں۔ اور یہ ابھاری جانور بھی ایسی ہی ہیں کہ فطرت سلیمہ اسے ناپسند کرتی ہے۔

5.1.4: پودے اور ان کی مصنوعات

زہر آلود اور ضرر رساں پودے۔

تحقیق و تخریج:

مضر صحت اور زہریلے پودوں کو استعمال کرنا شریعت مطہرہ کی رو سے منع ہے اس لیے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "وَلَا تَقۡتُلُوٓاْ أَنفُسَكُمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمۡ رَحِيمٗا"[٤٩]

"اور قتل نہ کرو اپنے آپ،۔۔۔الخ۔"

سورۃ مائدہ میں شراب اور نشہ آور اشیاء کی حرمت وارد ہے: "يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ۔۔۔الخ"[٥٠]

احادیث مبارکہ میں بھی تمام نشہ آور اشیاء کو استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے جیسا کہ بخاری کی حدیث ہے "کل مسکر حرام"۔[٥١] "ہر نشہ والی شئ حرام ہے"۔

5.1.5: انسانی یا حیوانی ماخذ (سے حاصل شدہ) خون یا دیگر مادے:

خون اور اس سے بنائی گئی اشیاء سب کے سب حرام ہیں، انسانوں اور جانوروں کے پیشاب، پاخانہ، گوبر، قئی، پیپ اور دیگر فضلات کا استعمال حلال نہیں ہے، اسی طرح انسانی بدن کے کسی بھی حصے اور عضو کا استعمال حلال نہیں ہے۔

تحقیق و تخریج:

اوپر سورۃ المائدہ کے حوالے سے حرمت خون کا تذکرہ گزر گیا ہے۔[52]

5.2: اصول ذبح

5.2.1: ذبح کیے جانے والے جانوروں کے لیے قواعد

حلال تصدیق شدہ صحت مند زندہ جانور کو ذبح کیا جائے گا جو صحت کے لیے موزوں اور جانور کی فطرت کے موافق غذا پر پالا گیا ہو، دور سے لائے جانے والے جانور کو آرام کے بعد ذبح کیا جائے گا۔

تحقیق و تخریج:

احادیث مبارکہ اور کتبِ فقہ میں مذکور ہے کہ عیب دار جانوروں کو عیدالاضحیٰ کے موقع پر بطور قربانی ذبح کرنا درست نہیں ہے، فقہائے کرام نے ان کی جو عقلی وجوہات ذکر کی ہیں ان میں وہ فرماتے ہیں کہ ان جانوروں کو شریعت نے اس لیے منع کیا ہے کہ ان عیوب کی بناء پر ان کا گوشت خراب ہو جاتا ہے جو صحتِ انسانی کے لیے مضر ہوتا ہے، نیز جلالہ کو بھی شریعت مطہرہ نے منع کر دیا ہے اس لیے کہ گندی چیزیں کھاتی ہے۔ ان وجوہات سے معلوم ہوتا ہے

کہ بیمار مضرِ صحت گوشت والا جانور ذبح کرنا درست نہیں ہونا چاہیے، اسی وجہ سے معیار میں بھی جانور ذبح کرنے کے لیے درج بالا پابندیاں ذکر کی گئی۔ مثلاً حسین بن علی السغناقي الحنفيؒ اپنی کتاب «النهاية في شرح الهداية - السغناقي» میں فرماتے ہیں کہ "الأصل في هذا أن العيب الفاحش مانعٌ۔۔۔الخ"[٥٣]

" قاعدہ اور اصل یہ ہے اگر جانور میں بڑا نقص اور عیب پایا جائے تو اس کی قربانی (اضحیہ) جائز نہیں ہے البتہ چھوٹا عیب ہو اس میں حرج نہیں ہے، اور چھوٹا عیب وہ ہوتا ہے جو جانور کی گوشت کو متاثر نہیں کرتا"۔

صحاح ستہ کے بعض کتابوں میں میں حضرات براء بن عازب رض نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے جس کے مطابق اندھے، لنگڑے، واضح بیمار اور انتہائی کمزور جانوروں کو بطورِ اضحیہ ذبح کرنا جائز نہیں ہے۔[٥٤].

درج بالا شقوں میں جلالہ اور مضر صحت چارے کھانے والے جانوروں کو منع کیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ احادیثِ مبارکہ میں جلالہ کھانے اور اس پر سواری سے روکا ہے مثلاً اوپر حضور اکرم ﷺ کا فرمان مبارک اشارۃً مذکور ہے۔[٥٥]

علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں فرماتے ہیں کہ:

جلالہ اونٹ یا گائے کا کھانا اس لیے حرام ہے کہ وہ بدبودار ہوتا ہے اسی طرح اگر بکری کے بچے کو خنزیر کا دودھ پلایا جائے تو بھی جلالہ کے حکم میں ہے اس لیے کہ اس کا گوشت بھی تبدیل ہو گیا۔[56]

علامہ کاسانیؒ نے بھی جلالہ کی حرمت کے متعلق لکھا ہے کہ چونکہ اس کا گوشت بدبودار ہوتا ہے اس لیے جلالہ کو کھانا جائز نہیں ہے، اور اسی طرح دودھ بھی استعمال کرنا جائز نہیں۔[57]

ان فقہائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ جلالہ کا گوشت مضرِ صحت ہوتا ہے تو اس وجہ سے اس کو استعمال کرنا جائز نہیں، تو اس لیے معیار میں جو یہ بات مذکور ہے کہ سلوتری سے صحت کی جانچ پڑتال ہونی چاہیے یہ بالکل شریعت کے عین مطابق ہے۔ نیز جلالہ کی ممانعت اس پر بھی دلالت کرتا ہے کہ جانور کو مناسب اور حلال چارہ کھلانا ضروری ہے،، چارہ مضر صحت نہ ہو جیسا کہ علامہ عینیؒ نے خنزیر کی دودھ سے پالے ہوئے بکری کے بچے کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

علامہ حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ :"وندب إحداد شفرته قبل الاضجاع۔۔۔الخ"[58]

" جانور کو آسانی سے ذبح کیا جائے، چھری خوب تیز ہونی چاہیے اور چھری اس کو لٹانے سے پہلے تیز کرنا چاہیے تاکہ جانور کو انتظار نہ کرنا پڑے، اور تکلیف میں اضافے کا باعث نہ بنے، رگ کاٹنے کے وقت (وقتِ ذبح) جانور کا زندہ ہونا ضروری ہے ورنہ یہ جانور ذبح سے حلال نہیں ہوگا اس لیے کہ یہ جانور

ذبح کی وجہ سے نہیں مرا ہے بلکہ یہ مردار کے حکم میں ہے اسی طرح جانور کو بلا فائدہ تکلیف پہنچانا بھی مکروہ ہے، مثلاً ٹھنڈا یعنی ساکن ہونے سے پہلے سر کاٹنا یا کھال اتارنا وغیرہ"۔

5.2.2: ذابح/ذبح کرنے والا

ذبح کرنے والا عاقل، بالغ مسلمان ہو ذبح کا ضروری علم اس کو حاصل ہو، مجاز ادارے کی طرف سے جاری تصدیقی سند بھی اس کے پاس ہو۔

تحقیق و تخریج:

فقہ حنفی کی معتبر کتاب درالمختار میں ذابح کی شرائط ذکر کرتے ہوئے فاضل مصنفؒ فرماتے ہیں کہ ذابح کا مسلمان ہونا، احرام سے حلال ہونا، عاقل اور سمجھدار ہونا ضروری ہے۔ البتہ ذابح کا عاقل، بالغ ہونا یا مرد ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ جو سمجھدار نابالغ اور عورت تسمیہ پڑھ سکتا ہو اور ذبح کا عمل درست طریقے سے سرانجام دے سکتا ہو تو وہ جانور ذبح کر سکتا ہے۔ معیار میں عاقل اور بالغ ہونے کی جو شرط لگائی گئی ہے یہ مزید احتیاط کے لیے لگائی گئی ہے نیز معیار تو عام طور پر کارخانوں اور بڑی بڑی فیکٹریوں کو مد نظر رکھ کر تیار کی جاتی ہے اس لیے اس میں عاقل اور بالغ ہونے کی شرط لگانا مناسب بلکہ ضروری ہے۔

"وشرط كون الذابح مسلما۔۔۔الخ"[۵۹]۔

"مذبوحہ جانور کے حلال ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ذابح مسلمان ہو، شکار کو ذبح کرتے وقت حالتِ احرام میں نہ ہو، اسی طرح ذابح اہل کتاب (حربی ہو یا ذمی) میں سے ہو تو اس کا ذبیحہ بھی حلال ہے اسی طرح مجنون، عورت اور بچے کا ذبیحہ بھی حلال ہے بشرطیکہ وہ تسمیہ اور ذبح کا طریقہ جانتا ہو اور جانور ذبح کرنے کی قدرت رکھتے ہوں۔"

5.2.3: ذبح کے اوزار اور برتن

ذبح کے آلات و اوزار اور اس میں استعمال ہونے والے برتن صاف ستھرے ہو، یہ اشیاء صرف حلال جانوروں کے لیے استعمال ہوتے ہو، چھری وغیرہ تیز ہو، کندھ نہ ہو، جانور کو اپنی دھار کی تیزی سے ذبح کرے، ناخن، دانت اور ہڈی کو بطور آلہ ذبح استعمال نہیں کیا جائے گا۔

علامہ حصکفیؒ فرماتے ہیں کہ: "(و) حل الذبح (بكل ما أفرى الاوداج)۔۔۔الخ"[۶۰]۔

"ہر اس چیز سے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے جو رگوں کو کاٹے اور خون بہائے اگرچہ آلہ ذبح بانس کا چھلکا، یا تیز سفید پتھر کیوں نہ ہو جیسا کہ چھری کے ذریعے ذبح جائز ہے۔ البتہ دانت اور ناخن کے ذریعے ذبح ناجائز ہے اس لیے کہ اس میں اور کند چھری سے ذبح کرنے میں جانور کو ضرر اور تکلیف پہنچتی ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ چھری کو تیز کرنا چاہیے تاکہ ذبیح ہونے والے جانور کو بہت کم تکلیف پہنچے"۔

5.2.4: ذبح خانہ/مذبح:

تحقیق و تخریج:

صفائی ستھرائی کا اہتمام از حد ضروری ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُواْۚ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلْمُطَّهِّرِينَ" [٦١]

"ان انصار میں بعض مرد ایسے ہیں جو صفائی اور پاکیزگی سے محبت کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ مطہر لوگوں کو پسند فرماتے ہیں"۔

مصنف ابن أبي شيبة ابومالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔

"عن أبي مالك الأشعري ---"الطهور شطر الإيمان"[٦٢]. "پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے"۔

5.2.5: جانور کو بیہوش کرنا(STUNNING) :

(۱) جانور کو بے ہوش (STUNNING) کر کے ذبح کرنے کی کوئی صورت جائز نہیں، الا یہ کہ جہاں کہیں سخت مجبوری ہو وہاں برقی سٹننگ طریقہ استعمال کیا جائے گا جس کے لیے اس معیار کے ضمیمہ اے میں مذکور اصول کی پیروی کی جائے گی۔

(۲) جب بے ہوش کرنا ضروری ہو جائے تو وہاں یہ یقین کرنا ضروری ہے کہ جانور زندہ حالت میں ذبح ہو ورنہ جانور کو موقوذہ سمجھا جائے گا۔

(۳) بے ہوش کرنے کے لیے نیڈل گن، کلہاڑا، ہتھوڑا اور پمپنگ والا طریقہ اختیار کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں۔

تحقیق و تخریج:

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتھم العالیہ «بحوث في قضايا فقهية معاصرة» میں سٹننگ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ سٹننگ میں یہ یقین کرنا ضروری ہے کہ جانور زندہ حالت میں ذبح کیا جائے ورنہ بصورت دیگر جانور حلال متصور نہیں ہوگا۔

"أما حكم الحيوان الذي يذبح بعد هذا التدويخ. ولم يكن هناك ما يبعد احتمال أن يموت بعض الحيوانات على الأقل بهذه الصدمة العنيفة". "وأما الصدمة الكهربائية، فقد اعترف بعض الخبراء --- والله سبحانه وتعالى أعلم." [٦٣]

"اور بہر حال کسی جانور کو سٹننگ (بیہوش کرنے) کے بعد ذبح کرنے کا حکم کیا ہے؟ تو اس حکم کا دار و مدار اس پر ہے کہ اس بے ہوشی سے موت واقع ہوتی ہے یا نہیں؟ بعض ماہرین کی رائے ہے کہ سٹننگ سے جانور مرتا نہیں، یہ صرف اس کو بے ہوش کر دیتا ہے جس سے اس کو درد کا احساس نہیں ہوتا ہے، تاہم یہ دعوی قابل غور ہے۔ جہاں تک پستول کے ذریعے بے ہوش کرنے کا تعلق ہے تو یہ طریقہ جانور کی پیشانی اور دماغ کو شدید نقصان اور تکلیف پہنچاتا ہے اور میں نے امریکہ کے شہر ڈیٹرایٹ میں بے ہوشی کے اس طریقے کا خود مشاہدہ کیا، پستول سے نکلنے والی گولی گائے کے دماغ میں تقریباً ایک انگلی کے برابر اندر داخل ہوا، اور جانور کے دماغ سے خون نکلا اور جانور فوراً زمین پر گر پڑا، اور مرے ہوئے کی طرح جانور اس کے اعضاء کی حرکت بالکلیہ ساکن

ہو گئے۔ لیکن امریکی مذبح کے بڑے نے مجھے بتایا کہ :اسے استعمال کرنے کے بعد تھوڑی دیر تک جانور میں زندگی موجود ہوتی ہے اسے اگر بارہ منٹ میں ذبح نہیں کیا گیا تو وہ جانور مر جائے گا، تاہم میں اس کے دعوی کی تصدیق نہیں کر سکتا ہوں اور میں نے جو کچھ دیکھا اس نے مجھے ان کے اس دعوے کے متعلق شک میں ڈالا کہ بے ہوشی سے موت واقع نہیں ہوتی، اور یہ احتمال بعید نہیں کہ بعض جانور اس سے کم تکلیف اور کم ضرب سے بھی مر جائے۔ کچھ ماہرین نے اس کا اقرار کیا ہے کہ برقی جھٹکے (سے بے ہوشی) کی وجہ سے کبھی کبھار دل کا حرکت رک جاتا ہے نیز گیس بھی اگر ایک مخصوص نسبت سے بڑھ جائے تو یہ موت واقع ہونے کا سبب بن سکتا ہے۔ دینی غیرت رکھنے والے ماہرین مسلمانوں کو چاہیے کہ اس موضوع پر گہرا فنی مطالعہ کریں۔ چونکہ اس موضوع پر میری مہارت زیادہ نہیں ہے، لہذا میرے لیے اس کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے کی گنجائش نہیں، اور میں اس کونسل سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ماہرین مسلمانوں کی ایک جماعت بنائے، تاکہ وہ اس موضوع کا مطالعہ کے بعد ایک تحقیقی رپورٹ پیش کریں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سٹننگ (بے ہوش کرنے) کا یہ طریقہ اگر (جانور کے) موت کا سبب ہو یا اس سے موت پیدا ہونے کا اندیشہ ہو، تو ذبح کے اس طریقہ کا استعمال جائز نہیں ہے، اور نہ اس طریقہ (سٹننگ) سے ذبح شدہ جانور کو حلال کہنا جائز ہے۔ اور جب تک بے ہوشی (سٹننگ) کے یہ طریقے مشکوک ہیں تو بہتر یہ ہے کہ ان طریقوں سے اجتناب کیا جائے، اور یہ بات بھی مشہور ہے کہ یہود سٹننگ کے کسی طریقہ کو بھی قبول نہیں کرتے ہیں، تو مسلمان اس کے زیادہ حق دار ہیں کہ وہ ذبح کے ان مشکوک طریقوں سے اجتناب کریں"۔

نبی پاک ﷺ نے جانور کو اچھے طریقے سے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے، جیسا کہ اوپر صحیح مسلم کی روایت میں گزر گیا ہے۔[٦٤]

5.2.6: ذبح کرنے کا طریقہ کار

5.2.6.1: جانوروں کے ذبح کا طریقہ کار

شق نمبر 5.2.1 کے ساتھ مندرجہ ذیل شرائط کی تعمیل بھی کی جائے گی۔

5.2.6.1.1: ذبح سے پہلے جانور کی صحت کو جانچنا۔

موت سے پہلے قواعد سمیت درج ذیل شرائط کی پابندی کرنا بھی ضروری ہے۔

ماہر ڈنگر ڈاکٹر کا معائنہ کرنا ضروری ہے۔

حمل کا ۳۳٪ زمانہ گزرنے والے جانور کو ذبح نہیں کیا جائے گا۔

فقہی تحقیق:

فقہی حنفی کی مشہور فتاوی عالمگیری میں ہے کہ قریب الولادت حاملہ جانور کو ذبح کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں بچے کا ضائع ہونا لازم آتا ہے۔

"شاة أو بقرة ـ ـ ـ لأن فيه تضييع الولد"[٦٥]

"بکری یا گائے قریب الولادت ہو تو فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کو ذبح کرنا مکروہ ہے ااس لیے کہ یہ بچے کو ضائع کرنا ہے"۔

5.2.6.1.2: جانوروں کی صفائی:

جو جانور ذبح کے لیے بھیجے جارہے ہیں وہ گوبر، پیشاب اور کیچڑ سے پاک صاف ہونا ضروری ہیں۔ گندے جانوروں کو باڑے میں صاف کرنا چاہیے جہاں باڑہ موجود ہو۔

5.2.6.1.3 مختلف جانوروں کو آپس میں ملنے سے بچانا۔/ مختلف جانوروں کی اختلاط کی روک تھام۔

مختلف نوع کے جانوروں کو باڑے میں منتقلی کے دوران یا صاف کرنے اور ذبح خانے میں منتقلی کے دوران خلط ملط سے بچانے کے لیے خصوصی خیال رکھا جائے۔

فقہی تحقیق:

جانوروں کی صفائی ستھرائی کا اہتمام کرنا ضروری ہے تاکہ گوشت پاک صاف رہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلتَّوَّٰبِينَ وَيُحِبُّ ٱلْمُتَطَهِّرِينَ"[66]

"اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے ایسے بندہ کو جو توبہ کرتا ہے اور خوب پاک صاف رہتا ہے۔"

اسی طرح حدیث مبارک میں ہے خدا نے ہر کام کو اچھے اور درست طریقے سے سرانجام دینا لازم کر دیا ہے اور صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا بھی کام کی درستگی اور بہتری کے لیے ضروری ہے۔

"ان الله كتب الاحسان على كل شيئ ـ ـ ـ الخ"[67]

5.2.6.1.4: جانوروں کو مذبح/ذبح خانہ لے جانا:

جانوروں کو ذبح کرنے ذبح خانہ کی طرف درست طریقے سے لے جایا جائے گا۔

جانوروں کو لے جانے والے راستے کے آخری کنارے پر ایک حرکت پذیر پردے یا علیحدگی والے نظام کی توسط سے اس کی یقینی دہانی کرائی جائے پیچھے والے جانور ذبح ہونے والے جانوروں کو نہ دیکھ رہے ہوں۔

فقہی تحقیق:

شریعتِ مطہرہ میں چھری جانور کے سامنے تیز کرنے اور ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنے سے منع وارد ہوا ہے، «البنایۃ شرح الھدایۃ» میں ہے کہ " جانور کو ذبح کے لیے لٹانے کے بعد چھری تیز کرنا مکروہ ہے، امام کرخیؒ فرماتے ہیں کہ جانور کو مذبح کی طرف کھینچ کر لے جانا مکروہ ہے، نبی پاک ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ چھری کو پہلے سے تیز کیا جائے اور جانور کو دیگر جانوروں کے سامنے ذبح نہ کیا جائے "[68]

مستدرک حاکم میں بھی اسی طرح ایک روایت ہے کہ آنجناب ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا کہ کیا تم اس جانور کو ایک سے زیادہ دفعہ مروانا چاہتے ہوں ۔" أَتُرِيدُ أَنْ تُمِيتَهَا مَوْتَاتٍ۔۔۔الخ"[69]

موطاامام مالک میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اسی طرح منقول ہے کہ انہوں نے اسی طرح واقعے میں ایک شخص کو کوڑے سے مارا تھا اور اس فعل سے منع کیا تھا۔[70]

علامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں کہ مستحب یہ ہے کہ آلہ ذبح تیز دھار لوہے کی ہو مثلاً چھری اور تلوار، جیسا کہ معیار میں بھی اس کا تذکرہ ہے کہ آلہ ذبح ایسا ہو کہ اس پر زنگ نہ جمتا ہو۔[71]

5.2.6.1.5: کارروائی/طریقہ کار:

(ا) دورانِ ذبح جانور کو قبلہ کی طرف کر کے بائیں پہلو پر لٹا کر بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا جائے، جانور کے ذبح ہونے سے پہلے چھری نہیں اٹھائی جائے، گردن کی گرہ کے ساتھ یا اس کے نیچے گلا کاٹ دیا جائے، حلقوم، مری اور ودجان کو کاٹے جائیں، حرام مغز تک نہ پہنچے، اونٹ میں ذبح کی جگہ نحر کا طریقہ استعمال کیا جائے۔

فقہی تحقیق:

احادیث مبارکہ اور فقہ حنفی کی معتبر کتب میں ذبح کا طریقہ اس طرح بتایا گیا ہے کہ دوران ذبح جانور کو قبلہ رخ لٹایا جائے اس کے بعد پہلے سے تیار تیز دھار چھری وغیرہ سے "بسم اللہ اللہ اکبر" پڑھ کر جانور کو حلق اور لبہ کے درمیان ذبح کیا جائے، جانور کے گردن کو پورا کاٹنا درست نہیں بلکہ حرام مغز سے پہلے تک کاٹنا چاہیے، صرف "حلقوم" اور دونوں جانب خون والی رگیں جنہیں اوداج کہا جاتا ہے، ان کو کاٹ دی جائیں، اس طریقے سے جانور کو تکلیف کم سے کم پہنچے گی اور خون بھی پورا کا پورا بہہ پڑے گا۔[72]

ارشاد باری تعالی "وَلَا تَأۡكُلُواْ مِمَّا لَمۡ يُذۡكَرِ ٱسۡمُ ٱللَّهِ عَلَيۡهِ"[۷۳]

"جن جانوروں پر وقت ذبح اللہ کا نام نہ لیا جائے اسے نہ کھاؤ"۔

"«مصنف عبد الرزاق» میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق نقل کیا گیا ہے کہ وہ ایسے جانور کو کھانا پسند نہیں فرماتے تھے جو سمتِ قبلہ کے علاوہ دوسری جانب ذبح شدہ ہو۔"[74]

جہاں تک اونٹ کا حکم ہے تو اس کو نحر کے طریقے سے ذبح کرنا سنت ہے اور ذبح کا عام طریقہ اختیار کرنا مکروہ ہے۔ جیسا کہ "الدر المختار" میں مذکور ہے۔

"اونٹ کو نحر کرنا پسندیدہ (مستحب) ہے اس کی ذبح مکروہ ہے، اور گائے، بھیڑ بکریوں وغیرہ میں اس کے برعکس یعنی ذبح مستحب ہے نحر مکروہ ہے"۔[۷۵]

5.2.6.1.6: مرنے کے بعد مذبوحہ جانور کی لاش اور جیبلٹس کا معائنہ

جانور کی موت واقع ہونے کے بعد ایک قابل ڈاکٹر سے معائنہ کرانا ضروری ہے۔

5.2.6.1.7: ذبیحہ کو دھونا اور مہر لگانا۔

(ذبیحہ کو) مناسب آلات اور سامان کے ذریعے دھویا جائے، اسی طرح اس کو خشک کرنا، ٹھنڈا کرنا اور منجمد کرنا بھی ایسے آلات اور سامان کے ساتھ ہو، گوشت پر جو تصدیقی مہر لگائی جاتی ہے اس کی سیاہی درجہ خوراک کے مطابق اور حلال اجزاء پر مشتمل ہو۔ برف خانے کا ٹمپریچر ۴ سینٹی گریڈ سے زیادہ نہ ہو۔

5.2.6.2: مرغیوں کو ذبح کرنے کا طریقہ کار:

(ا) مشین کے ذریعے جانور ذبح کرنے کے لیے ضمیمہ ج (سی) کو حوالہ کے طور پر استعمال کرنا چاہیے۔

(ب) شق نمبر 5.2.1 کے علاوہ ذیل میں ذکر شدہ شرائط کی پابندی بھی (ضروری) ہے۔

5.2.6.2.1 وصول وانتقال مرغیاں برائے ذبح خانہ۔

جلد از جلد وصول شدہ مرغیوں کو ذبح خانہ منتقل کر دیا جائے۔

5.2.6.2.2: ذبح سے پہلے مرغی کی صحت کا معائنہ کرنا:

قبل از موت کنٹرول سمیت مندرجہ ذیل شرائط کی پابندی بھی کی جائے گی۔

(ا) جو مرغیاں ذبح کی جا رہی ہیں انہیں ایک قابل جانور ڈاکٹر سے چیک کرنا ضروری ہے مری ہوئی اور بیمار فوراً الگ کر دی جائے۔

(ب) موصول مرغیوں کو چیک کرنا از حد ضروری ہے تاکہ مرے ہوئے یا قریب المرگ مرغیاں قطار ذبح میں داخل نہ ہو جائے۔

فقہی تحقیق:

علامہ حصکفیؒ فرماتے ہیں کہ :"ذبح شاة) مريضة ..الخ"[٧٦]

"اگر بیمار بکری کو ذبح کیا گیا تو اس بکری نے کوئی حرکت کی یا اس سے خون بہہ نکلا تو اس کا کھانا حلال ہے اور اگر ذبح کے وقت زندہ ہونا معلوم نہیں ہو سکا تو حلال نہیں ہے۔اگر اس کا زندہ ہونا کسی اور طریقے سے معلوم ہوا تو بھی یہ بکری حلال ہے اگرچہ وہ نہ تو کوئی حرکت کرے اور نہ ہی اس سے خون نکلے"۔

مندرجہ بالا عبارت سے معلوم ہوا کہ ذبیحہ کا قبل از مرگ جانچ انتہائی ضروری ہے تاکہ زندہ مرغیوں کو ذبح کیا جائے اور مردہ مرغیوں سے اجتناب کیا جاسکے۔

5.2.6.2.3:ذبح کا طریقہ کار:

ذابح ایک ہاتھ سے مرغی کے سر کو نیچے کی طرف مضبوطی سے کھینچے اور دوسرے ہاتھ میں تیز دھار آلہ ذبح (ذبح کرنے کے لیے تیز دھار چاقو) کو پکڑ کر اسلامی اصول کے مطابق مرغی کے گلے کو کاٹے گا۔

اس کے علاوہ شق نمبر 5.2.6.1.5 میں بیان شدہ اسلامی اصول کی تعمیل بھی کی جائے گی۔

5.2.6.2.3.1:خودکار طریقہ سے مرغی ذبح کرنے والی مشینوں پر دستی ذبح/ہاتھ سے ذبح:

دستی ذبح کو تصدیقی (اسلامی) اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بروئے کار لایا جائے۔مصنوعات پر مناسب شناخت (Label) لگادی جائے جو یہ ظاہر کریں کہ ان (جانوروں) کو ہاتھ سے ذبح کیا گیا ہے/کہ یہ جانور ہاتھ سے ذبح شدہ ہے۔

(ا)ذابح ایک بالغ مسلمان ہو۔

(ب)مرغیوں کا ذبح انہی اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے جو شق نمبر 5.2.6.1.5 میں بیان ہوئے ہیں۔

(ج)خون بہنے کا دورانیہ کم از کم ایک سو اسی (۱۸۰) سیکنڈ (تین منٹ) ہونا چاہیے۔

(د)ہر جانور کو صرف ایک دفعہ ذبح کیا جائے گا۔اس وقت تک جانور کو ذبح کرنے کی اجازت ہے جب تک دوران ذبح جانور سے چھری کو اٹھایا نہ جائے۔

(ذ) عملِ ذبح حلقوم (خوراک کی نالی)، مری (سانس کی نالی)، دونوں شریانیں اور دونوں وریدیں (ودجان) کاٹی جائے گی تاکہ خون زیادہ بہہ سکے اور جانور کی موت آسانی سے واقع ہو جائے، خون بہنا خود بخود ہو اور مکمل ہو۔ خون بہنے کے لیے کافی وقت دیا جائے تاکہ مکمل خون بہنے اور جانور کے مکمل طور پر مر جانے کا یقین ہو جائے۔ جبکہ جانور یا پرندے کے حرام مغز کو صرف موت کے بعد کاٹا جائے تاکہ خون پورا بہہ سکے۔

ضمیمہ ج/سی (معلوماتی): مشینی ذبح (Mechnical Slaughter)

مشینی ذبح کو توثیقی و تصدیقی نظام کی موجودگی میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ پیداوار پر مناسب شناخت /چٹ لگائی جائے گی جو یہ ظاہر کرتا ہو کہ یہ مشینی طور پر ذبح کیا گیا ہے۔

(ا) مشینی چاقو چلانے والا ایک بالغ مسلمان ہو گا۔

(ب) ذبح کرنے والا مشینی چاقو کو چالو کرنے سے پہلے تسمیہ "بسم اللہ" پڑھے گا اور (جانور) ذبح (کرنے) کی جگہ کو نہیں چھوڑے گا۔

(ج) اگر ذابح/ذبح کرنے والا (جانور) ذبح کرنے کی جگہ کو چھوڑ دے تو وہ مشین کی لائن کو روک دے اور مشینی چاقو کو بند کر دے۔ عمل (ذبح) کو دوبارہ شروع کرنے کے لیے وہ یا کوئی دوسرا مسلمان ذابح/ذبح کرنے والا لائن اور مشینی چاقو کو آن کرنے سے پہلے تسمیہ "بسم اللہ" پڑھے گا۔

(د) ذابح ہر عملِ ذبح کے دوران تسمیہ "بسم اللہ" کو بار بار دہرائے گا جتنی دفعہ اس کے لیے آسانی ہو، بلکہ اس کو چاہیے کہ وہ صرف مشینی عمل کے دوران نہیں بلکہ جتنی زیادہ ممکن ہو بار بار پڑھے گا۔ آلہ صدابندی (Recording Devise) استعمال کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔

(ذ): استعمال ہونے والا چاقو یک دھاری (Singel Blade) قسم کا ہو گا اور تیز ہو گا، نیز سٹیل (زنگ نہ لگنے والی فولاد) سے بنا ہو گا۔

(ر): ذبح کرنے کا عمل نرخرہ (سانس کی نالی)، مری (غذا کی نالی)، اور (شہ رگ کی) دونوں شریانیں اور (شہ رگ) کی دونوں وریدیں (ود جین) کو کاٹ دے گا تاکہ جانوروں کے خون اور موت میں تیزی آئے۔

(ز): ذابح کے لیے ضروری ہے کہ یہ معلوم کرے کہ ہر مرغی کو صحیح طریقے سے ذبح کیا گیا ہے اور ہر وہ مرغی جو مشینی چاقو سے چھوٹ گیا ہو اسے دستی طور پر ذبح کیا جائے گا۔

(ش): خون بہنے کا دورانیہ کی مدت کم از کم ۱۸۰ سیکنڈ ہو گی۔

5.2.6.2.4: پلکنگ/پروں کو نوچنا:

ذبیحہ کے پروں کو نوچنے کے لیے گرم پانی استعمال کیا جا سکتا ہے البتہ ابلا ہوا پانی استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

5.2.6.2.5: ذبیحہ کی صحت کو چیک کرنا:

بعد از مرگ کنٹرول کے علاوہ درج ذیل اعمال بھی ضروری ہیں۔

(ا) ہر ذبیحہ کا دھونے کے بعد معائنہ کیا جائے گا۔ یہ معائنہ گوشت کے قواعدِ معائنہ کے مطابق یا رکن ممالک کے معیارات برائے خدمات سلوتری (Veterinary services) کے مطابق کیا جائے گا۔

(ب) جہاں جسمانی معائنہ تشخیص کے لیے ناکافی ہو وہاں مشتبہ جز یا نمونہ لیبارٹری میں بھیج دیا جائے گا، جبکہ ذبیحہ کو موزوں درجہ حرارت والی جگہ میں رکھا جائے گا۔ فیصلہ لیبارٹری جائزے کے مطابق کیا جائے گا۔

فقہی تحقیق:

چونکہ ذبح کے متعلق بحث اوپر کی صفحات میں گزر گئی ہے اس لیے اس کو دوبارہ دہرانے کی ضرورت نہیں، البتہ مرغی کی ذبح میں کچھ اضافی باتیں ہیں اس لیے ان باتوں کی فقہی جائزہ لینے کی ضرورت ہے، مثلاً مشینی ذبیحہ اور پروں کو نوچنا۔ تو مرغی کو ذبح کرنے کے عمل میں مشین سے معاونت لینا فی نفسہ جائز ہے، مگر اس میں بھی ان ہی شرائط کی پابندی ضروری ہے جو عام ذبح میں ضروری ہے، نیز یہ بھی ضروری اور لازم ہے کہ معاونت صرف جانور اور مرغیوں کو لٹکانے، ان کی کھال اتارنے، صفائی کرنے اور ڈبوں میں پیک کرنے کی حد تک ہو، جانور اور مرغیوں کو براہ راست مشینی چھریوں سے ذبح کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس میں شرعی لحاظ سے کئی قباحتیں ہیں، اس کے بجائے ذبح کرنے کے لیے چند آدمیوں کو مقرر کیا جائے جو اپنے ہاتھوں سے جانور اور مرغیاں ذبح کریں۔

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتھم نے اپنی کتاب بحوث فی قضایا فقہیہ العاصرہ میں مقالہ "احکام الذبائح" میں ان دونوں مسئلوں پر تفصیلی گفتگو کی ہے۔

علامہ سرخسیؒ اپنی کتاب "المبسوط" میں فرماتے ہیں: "**قال: وإن أراد أن يذبح عددا من الذبائح۔۔۔الخ**".[۷۷]

"اگر کوئی شخص کئی جانوروں کو بیک وقت ذبح کرنا چاہتا ہے تو پہلی جانور پر پڑھی گئی تسمیہ مابعد والے جانوروں کے لیے کافی اور جائز نہیں، اس لیے کہ شرط یہ ہے کہ ہر ذبح پر تسمیہ پڑھی جائے جبکہ دوسری بکری پہلی بکری کے علاوہ ہے (لہذا دوسری پر تسمیہ نہیں پائی گئی)۔"[78]

اور جہاں تک پروں کو نوچنے کا مسئلہ ہے تو اس کے متعلق فقہاء کرامؒ کہتے ہیں کہ پانی اتنا زیادہ گرم نہ ہو کہ مرغی کی انتڑیاں وغیرہ نکل جائے جس کی وجہ سے سارا گوشت ناپاک ہو جائے، بلکہ پانی معتدل مقدار تک گرم رکھنا چاہیے۔

5.2.6.3: مرغی کے علاوہ دیگر (جانوروں) کا (طریقہ) ذبح:

5.2.6.3.1: مچھلی:

مچھلی ذبح کرنے کی ضرورت نہیں۔ان کو پانی سے زندہ پکڑا جائے گا اور اس کی موت پانی سے باہر واقع ہونی چاہیے۔

ایسی مچھلی حلال نہیں ہے جو پکڑتے وقت مردہ اور سطح پر تیرتی ہوئی پائی جائے۔(اسی طرح) زہریلی اور بیمار مچھلی (بھی) حلال نہیں ہے۔

فقہی تحقیق:

علامہ حصکفیؒ در المختار میں فرماتے ہیں کہ:"(ولا) يحل (حيوان مائي إلا السمك) ---- ---الخ"[۷۹].

"حیوانی جانوروں میں صرف مچھلی حلال ہے۔البتہ پانی کی سطح پر تیرنے والی طافی مچھلی حلال نہیں ہے اور طافی سے مراد وہ مچھلی ہے جو پانی میں خود بخود مر جائے اور تیرنے کی حالت میں اس کا پیٹ اوپر کی طرف ہو اور جس مچھلی کی پشت اوپر کی طرف ہو تو وہ مچھلی طافی کے حکم میں نہیں ہے اس کو کھایا جائے گا۔اور ٹڈی اور مچھلی کی تمام انواع بغیر ذبح کے حلال ہیں۔"

5.2.6.3.2: دیگر:

(ا) مسلمان کا ہتھیاروں سے شکار کیے ہوئے جانور حلال متصور ہوں گے اگر:

کسی حلال جانور کی طرف ہتھیار پھینکنے سے پہلے تسمیہ پڑھا ہو۔

شکار کیا ہوا جانور ہتھیار کی تیز دھار سے مارا گیا ہو۔

(ب) شکاری جانور اور/یا شکاری پرندوں کے ذریعے شکار کیے ہوئے جانور حلال متصور ہوں گے اگر:

حلال جانوروں کی شکار کے لیے استعمال ہونے والے جانور یا پرندے تربیت یافتہ ہوں۔

تربیت یافتہ جانور یا پرندہ محفوظ ہو، مثلاً اسے کوئی ایسی بیماری نہ ہو جو صحتِ انسانی کے لیے مضر ہو۔

تربیت یافتہ جانور یا پرندہ چھوڑنے سے پہلے تسمیہ پڑھا جائے۔

تربیت یافتہ شکاری جانور یا پرندے نے شکار سے کھایا نہ ہو (چاہے وہ شکار زندہ یا مردہ)۔

شکار کیا ہوا جانور اگر زندہ حالت میں پکڑا جائے تو اسے اسلامی اصول کے مطابق ذبح کیا جائے گا۔

تحقیق و تخریج:

کتے کی تعلیم یہ ہے کہ وہ شکار کو پکڑے اور اس سے کچھ کھائے نہیں، اگر اس نے کھالیا تو یہ اس کے غیر تعلیم یافتہ ہونے کی علامت ہے اور باز اگر شکار سے کھائے تو یہ اس کی تعلیم کے لیے مضر نہیں البتہ بلانے پر مالک کے پاس آجائے تو یہ باز سدھایا ہوا شمار ہوتا ہے۔[۸۰]

اسی طرح اسی ابوداود شریف کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب شکار تیر کی چوڑائی سے زخمی ہو کر مر جائے تو اس کا کھانا حلال نہیں، یہ موقوذہ کی طرح ہے۔"[۸۱]

5.3: گوشت اور اس کی مصنوعات:

(۱) شق نمبر 5.2.6.1 اور شق نمبر 5.2.6.2 کے مطابق شق نمبر 5.1.1.1 میں وضاحت شدہ حلال ذبیحے/جانوروں کی ذبح شدہ لاشوں سے حاصل شدہ گوشت شق نمبر ۱۳ میں مذکور قانونی شرائط کے مطابق تسلی بخش ہوگا۔

(۲) غذائی اضافے کو کائی جز غیر حلال نہ ہو اسی طرح معاونینِ عملِ تیاری اور دیگر اعمال تیاری اسلامی اصولوں کے متضاد نہ ہو۔

(۳) حرام جانور کا ہر جزو حرام ہے اس کا کوئی بھی جزو کھانا جائز نہیں ہے۔

فقہی تحقیق:

علامہ شامیؒ فرماتے ہیں کہ غیر ماکول اللحم جانوروں کو ذبح کرنے سے اس کا کھانا اور گوشت پاک ہو جاتا ہے حتی کہ تھوڑے پانی میں گر جائے تو پانی ناپاک نہیں ہوگا، البتہ اس سے انتفاع جائز نہیں جیسا کہ اس کا کھانا جائز نہیں، اگرچہ بعض حضرات اس کے خارجی استعمال کی اجازت دیتے ہیں۔ تاہم جب اس کا گوشت کھانا درست نہیں تو احتیاطاً اس کا خارجی استعمال بھی ناجائز ہونا چاہیے۔

"(قوله وذبح ما لا يؤكل)---- الخ"[82]

جن جانوروں کا گوشت کھانا جائز نہیں اور ان کی عین ناپاک نہیں ہے، ان کا گوشت ذبح اور شکار سے پاک ہو جاتا ہے اس لیے کہ شکار بھی ذبح کے حکم میں ہے، اسی طرح ان کی کھال اور چربی بھی پاک ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ اگر یہ تھوڑے پانی میں گر جائے تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا، اور کیا اس مذبوحہ جانور سے کھانے کے علاوہ دوسرے فوائد حاصل کیے جا سکتے ہیں؟ تو گوشت پر قیاس کر کے دیگر فوائد بھی حاصل کرنا جائز نہیں، بعض فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ دیگر فوائد حاصل کرنا جائز ہے جیسا کہ تیل میں مردار کی چربی مل جائے اور تیل غالب ہو تو تیل کو کھانا حلال نہیں البتہ کھانے کے علاوہ دیگر انتفاع جائز ہے۔

5.4: دودھ اور اس کی مصنوعات:

(ا) شق نمبر میں 5.1.1.1 میں وضاحت شدہ جانوروں سے حاصل شدہ دودھ اور اس کی مصنوعات حلال ہیں۔

(ب) جیلاٹن اور رینٹ حرام مآخذ سے حاصل نہیں کیا جائے گا۔

(ج) انسانی دودھ اور اس سے بننے والی دیگر اشیاء غذائی اشیاء میں مستعمل نہیں ہوں گے۔

تحقیق و تخریج:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ بطورِ احسان اور برائے عبرت جانوروں کے دودھ کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ نے اس کا تذکرہ کیا ہے "نُّسۡقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِۦ۔۔۔الخ"[۸۳]

جہاں تک انسانی دودھ اور اس کے حاصلات کا تعلق ہے تو شریعتِ مطہرہ میں ضرورت اور مجبوری کے بغیر اس کو پینا اور استعمال کرنا جائز نہیں، اس لیے کہ جزِ انسانی سے انتفاع اصلاً حلال نہیں الا یہ کہ شریعتِ مطہرہ نے جہاں بامر مجبوری اجازت دی ہو مثلاً چھوٹے بچے کے لیے دو سال تک ماں کا دودھ پینا مجبوری اور ضرورت ہے اس لیے اس کے لیے پینے کی اجازت ہے اور جب اس کی عمر کچھ بڑھ جائے تو یہ دودھ کے علاوہ دیگر غذا بھی کھا سکتا ہے اس اس لیے یہی بچہ دو سال عمر ہونے کے بعد اپنی ماں یا کسی اور عورت کا دودھ استعمال نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ علامہ شامیؒ رضاعت کے باب میں فرماتے ہیں کہ "مص من ثدی آدمیة۔۔۔ ولو بعد الفطام محرم وعلیه الفتوٰی۔۔۔لانه جزء آدمی وانتفاع به لغیر ضرورة حرام علی الصحیح شرح الوهبانیه"[۸۴]

"عورت کی پستان سے دودھ چوسنا چاہے وہ عورت باکرہ یا فوت شدہ ہو یا حیض سے ناامید ہو اور مدت رضاعت امام صاحبؒ کے نزدیک ڈھائی سال اور صاحبین کے نزدیک صرف دو سال ہے اور یہ دو سال والا قول زیادہ صحیح ہے اور دودھ چڑانے کے بعد عورت کا دودھ پینا حرام اور اسی پر فتویٰ ہے اس لیے کہ دودھ انسان کا جز ہے اور انسان کے جز سے بلاضرورت انتفاع حرام ہے صحیح کے قول کے مطابق"۔

5.5: انڈے اور اس کی مصنوعات:

(ا) شق نمبر میں 5.1.1.1 اور 5.1.2 میں جن جانوروں کی بطورِ حلال وضاحت کی گئی ہے ان سے حاصل ہونے والے انڈے اور اس کی مصنوعات بھی حلال ہیں۔

(۲) انڈے سے جو مصنوعات بنائی جائے ان میں غیر حلال اجزاء شامل نہ کیے جائے۔

(۳) مچھلی وغیرہ کے انڈے بھی حلال ہے، جب تک یہ انڈے خراب نہ ہو جائے۔

فقہی تحقیق:

حلال جانوروں کے انڈے بھی حلال ہیں۔

"إن خرج البيض۔۔۔الخ"[85]

"جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان جانوروں سے زندہ حالت میں یا ذبح کرنے کے بعد یا طبعی موت مرنے کے بعد کوئی انڈا حاصل کیا جائے تو حلال ہے اور اسی طرح جن جانوروں کی ذبح ضروری نہیں مثلاً مچھلی اس کا انڈا بھی بالاجماع حلال ہے، البتہ اگر انڈا گندا (سڑ) جائے تو (وہ حلال نہیں)"۔۔۔۔

"جن جانوروں کا گوشت کھانا حلال ہے ان کا انڈا کھانا بھی حلال ہے اور جن جانوروں کا گوشت کھانا حلال نہیں ان کا انڈا کھانا بھی حلال نہیں"۔

5.6: اناج اور اس کی مصنوعات، سبزی اور جانور کے تیل اور چربی، پھل اور سبزیاں اور ان کی مصنوعات، چینی اور مٹھائی (کنفیکشنری) مصنوعات۔

یہ ساری خوراکیں حلال ماخذ سے حلال طریقوں کو بروئے کار لاتے ہوئے حاصل کئے جائیں گے۔

5.7: مشروبات

(ا) پانی کی ساری قسمیں اور الکوحل سے پاک مشروبات حلال ہیں۔ البتہ جن مشروبات میں زہر ہو، نشہ چڑھانے والی ہو صحت کے لیے مضر ہو یا اس میں حرام مادے شامل ہو (وہ حلال نہیں ہے)۔

(ب) الکوحل پر مشتمل ساری مصنوعات یا مشروبات قانونِ اسلامی کے مطابق ناجائز ہیں ان کو کسی بھی مقصد کے لیے استعمال کرنا جائز نہیں یہاں تک کہ پکانے کے لیے یا چینی اور مٹھائی کی گولی (candies) میں بھرائی میں استعمال کرنا (بھی جائز نہیں ہے۔)

(ج) رنگریز اور غذائی محافظ وغیرہ جو مشروبات میں استعمال ہوتے ہیں وہ درجہ خوراک کے موافق ہو اور حرام اجزاء سے حاصل کیا گیا نہ ہو۔

فقہی تحقیق:

مشہور فقہی قاعدہ ہے: الاصل في الاشياء الاباحة (اشیاء میں اصل اباحت ہے)۔

احادیث مبارکہ میں حرام مشروبات کا تذکرہ:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے جب شراب کی حرمت کے بارے میں سنا تو فوراً اس حکم کو ماننے کے لیے تیار ہو گئے اور مٹکوں میں موجود شراب کو گرا دیا اور شراب کے سارے مٹکے توڑ دیئے۔[86]

5.8: شہد اور اس کے ذیلی پیداوار:

(ا) مکھیوں سے جو مصنوعات حاصل کی جاتی ہیں مثلاً ان (شہد، مکھی جرگ، شاہی جیلی) جب تک یہ اشیاء مضر صحت نہ ہو، تو یہ حلال ہیں۔

(۲)شہد میں شہد کی مکھی کے اعضاء گر گئے ہوں یا شہد کی تیاری میں جن اعضا سے بچنا ممکن ہو تو ایسے اعضاء حلال سمجھے جائیں گے۔اللہ تعالیٰ سورۃ النحل میں فرماتے ہیں۔

"وَأَوۡحَىٰ رَبُّكَ إِلَى ٱلنَّحۡلِ۔۔۔الایۃ"۔[۸۷]

"اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ پہاڑوں وغیرہ میں گھر اور چھتے بناتی ہے مختلف پھلوں سے خوراک حاصل کر کے انسانوں کے لیے مفید مشروب بناتی ہے جو کہ مکھی کی پیٹ سے نکلتی ہے،اس مشروب میں ہر بیماری سے شفا ہے۔

5.9:غذائی ضمیمے/اضافی غذا/غذائی تکملے

غذائی ضمیمے حلال ذرائع مثلاً پودے اور جانور سے حاصل شدہ یا پیدا شدہ ہو۔اور غیر حلال اجزاء پر مشتمل نہ ہو۔

5.10:جینیاتی طور پر تبدیل شدہ غذا(GMF)

ایسی خوراک اور مشروبات حلال نہیں ہیں جو اسلامی اصولوں کے مطابق غیر حلال جانوروں یا پودوں سے (حاصل شدہ) جنیاتی طور پر تبدیل شدہ مصنوعات اور/یا اس کے ذیلی مصنوعات پر مشتمل ہو یا ایسی اجزاء پر مشتمل ہو جو جنیاتی مادے کو استعمال کرنے یا کام میں لانے سے بنائے گئے ہو۔

5.11:غذائی اضافے اور اسے گلنے سڑنے سے بچاؤ کے لیے معاون عمل(Food Additive and Processing Aids)۔

جو غذائی اضافے اور معاون حرام اجزاء پر مشتمل ہو وہ ناجائز اور حرام ہیں اور جو حلال اجزاء پر مشتمل ہو وہ حلال ہیں۔ڈبہ بندی کے لیے استعمال ہونے والا ڈبہ بھی پاک مواد سے بنا ہو۔

5.1۲:خامرات:

اسی طرح خام مال،معاونِ عمل اور دیگر پراسیس میں استعمال ہونے والے خامرات بھی حلال ذرائع سے حاصل شدہ ہو نیز لیبل پر اس کو ظاہر کرنا ضروری ہے۔

5.13۔جرثومے/خوردبینی جانور (Microorganisms)

زہریلے اور مضر صحت جرثومے کے سوا دوسرے جرثومے حلال ہیں۔جرثومے حلال سمجھے جانے والی ذرائع سے کلچر میڈیم ڈیرائیڈ طریقے سے پیدا کیا جائے گا۔خمیر کا نچوڑ یا ان سے حاصل کیے جانے والے دیگر مصنوعات شراب کی کشیدہ کاری سے بنائی گئی خمیر سے نہ بنائی گئی ہو۔

5.14:ڈبہ بندی(Packaging) :

(ا)ڈبہ بندی مواد(Pakaging materials)غیر حلال مواد پر مشتمل نہ ہو۔

(ب) ڈبہ بندی مواد (Pakaging materials) ناپاک اور حرام مواد کے ساتھ آلودہ برتنوں میں نہیں بنائے جائیں گے۔

(ج) ڈبہ تیاری، ذخیرہ اندوزی، نقل و حمل کے دوران غیر حلال اشیاء مکمل طور الگ تھلگ ہو۔ تاکہ حرام کے ساتھ اتصال کی وجہ سے اس میں کہیں حرام اجزاء شامل نہ ہو جائیں۔

(د) ڈبے کا خوراک کے ساتھ متصل حصہ درجہ خوراک کے مطابق ہو گا اور مضر صحت و حرام مواد پر مشتمل نہیں ہو گا۔

5.15: دیگر مصنوعات:

ایسے مصنوعات جو اوپر ذکر شدہ جملوں (شق نمبر 5.3 سے لیکر شق نمبر 5.14 تک) میں ذکر نہیں ہیں، ان کے لیے قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ کوئی بھی مصنوع حرام اجزاء سے حاصل شدہ نہ ہو اور نہ ہی اس میں الکوحل یا الکوحلی مصنوعات استعمال ہوئے ہو۔

5.16: غذائی خدمات اور سہولیات:

خوراک مہیا کرنے کی وہ ساری سروسز اور سہولیات حلال ہیں جس مندرجہ ذیل شرائط موجود ہو۔

(ا) شق نمبر ۵ کی دفعات پر پورا اترنے والی مصنوعات اور مواد کی لین دین کرتی ہو۔

(ب) استعمالی آلات اور برتن صرف حلال خوراک میں استعمال کیے جائیں گے اور ان کو حرام مصنوعات سے بالکل الگ تھلگ رکھے جائیں گے، تاکہ حرام اشیاء سے یہ برتن وغیرہ آلودہ نہ ہو جائے اور حلال مصنوعات میں غلطی سے بھی حرام اجزاء شامل نہ ہو جائے۔

حوالہ جات

[1] : Standard and Metrology Institute of Islamic Countries.

[2] : International Standard Organization

[3] الحموی، الفیومی، أبو العباس أحمد بن محمد بن علی المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر، المادہ: الغریب والمعاجم، الناشر: المکتبۃ العلمیہ—بیروت، ج1 ص131۔

[4] التھانوی، الحنفی، محمد بن علی ابن القاضی محمد حامد بن محمّد صابر، موسوعۃ کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم، المادہ: الغریب والمعاجم، الناشر: مکتبۃ لبنان— بیروت، ج1 ص 704۔

[5] الجرجانی، علی بن محمد بن علی الزین الشریف، التعریفات، مادہ: الغریب والمعاجم، دار الکتب العلمیۃ۔ بیروت—لبنان، ص ۹۲۔

[6] الحموی، المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر، المادہ: الغریب والمعاجم، ج1 ص131۔

[7] التھانوی، الحنفی، موسوعۃ کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم، المادہ: الغریب والمعاجم، ج1 ص704 ۔

[8] الجرجانی، التعریفات، المادہ: الغریب والمعاجم، ص ۹۲۔

[9] [الأنعام:143-146]

[10] [المائدۃ:۸۷-۸۸]

[11] أبو عیسی الترمذی، محمد بن عیسی سنن ترمذی، ج3ص412۔

[12] القزوینی، ابن ماجۃ أبو عبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، ادار احیاء الکتب العربیۃ، ج2ص1102، رقم الحدیث3314۔

[13] کاسانی، الحنفی، علاء الدین، أبو بکر بن مسعود، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، مکتبہ رشیدیہ، ج5ص39۔

[14] الحصکفی، الحنفی محمد بن علی بن محمد بن علی بن عبدالرحمن (م1088ھ) الدرالمختار شرح تنویر الأبصار وجامع البحار، دار الکتب العلمیۃ—بیروت، ج6ص307۔

[15] چمکیلا سیاہی مائل نیلا مردار خور کوا

[16] [المائدۃ:۳-۵]

[17] [الأنعام:143-146]

[18] [البقرۃ:173]

[19] [الأنعام:۱۲۱]

[20] کاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج1ص64۔

[21] ایضاً۔ ج5ص49

[22] البخاری، أبو عبداللہ، محمد بن إسماعیل، صحیح البخاری، ج5ص2179

[22] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، ج3ص1534

[23] کاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج1ص64۔

[24] لومڑی سے ملتا جانور جس کی کھال سے پوستین بنائے جاتے ہیں۔

[25] نیولے سے قدرے بڑا جانور جس کی کھال کو پوستین بنانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

[26] زرد رنگ کا بلی سے مشابہ جانور۔

[27] الحنفی، البخاری، برھان الدین أبو المعالی محمود بن أحمد بن عبدالعزیز، المحیط البرھانی فی الفقہ النعمانی، ج6ص57، دار الکتب العلمیۃ، بیروت-لبنان۔

[28] [الأعراف:157]

[29] بخاری، صحیح البخاری، ج5ص2105، رقم الحدیث5220۔

[30] أبو داؤد، سلیمان بن الأشعث، سنن أبی داؤد، ج۳ص۳۵۴۔

31 الحصکفی، الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین (رد المحتار)، ج6ص304۔

32 البخاری، صحیح البخاری، ج3ص1150، رقم الحدیث 2986۔

33 أبو داؤد، سنن أبی داؤد، ج۳ص۳۵۱۔

34 ایضاً۔

35 ابو بکر الصنعانی، عبد الرزاق بن ھمام، المصنف، دار التاصیل، ج5ص226، رقم الحدیث 9050۔

36 نجل ابن عابدین محمد علاء الدین أفندي، تكملة حاشیۃ رد المحتار، دار الفکر، بیروت–لبنان، ج1ص339۔

37 سورۃ [النحل:14]

38 ابن ماجۃ۔ سنن ابن ماجۃ، ج2ص1102۔

39 أبو داؤد، سنن أبی داؤد، ج۳ص۳۵۸۔

۴۰ المرغینانی الفرغانی، أبو الحسن برھان الدین علی بن أبی بکر بن عبد الجلیل (م593ھ-)، الھدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی، دار احیاء التراث العربی۔ بیروت۔ لبنان، ج4 ص353۔

41 المائدہ:96

42 المرغینانی، الھدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی، ج4ص353۔

43 الکاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج5ص35۔

44 الحنفی، حسین بن علی، النھایۃ فی شرح الھدایۃ (شرح بدایۃ المبتدی)، جامعۃ أم القری، 1443ھ، ج۲۲ص۱۸۷۔

45 [البقرۃ:195]

46 الرازی، زین الدین أبو عبد اللہ محمد بن أبی بکر بن عبد القادر، تحفۃ الملوک، دار البشائر الإسلامیۃ- بیروت، ص227۔

47 النووی، أبو زکریا محیی الدین بن شرف، المجموع شرح المھذب، إدارۃ الطباعۃ المنیریۃ، مطبعۃ التضامن الأخوي–القاھرۃ، ج9ص37۔

48 [الأعراف:157]

49 [النساء:29]

50 [المائدۃ:90]

51 البخاری، صحیح البخاري، ج4ص1579، رقم الحدیث 4087۔

52 [المائدۃ:۳-۵]

53 السغناقی، حسین بن علی، النھایۃ فی شرح الھدایۃ، ج۲۳ص۲۹۔

54 العینی، البنایۃ شرح الھدایۃ، دار الکتب العلمیۃ-بیروت، لبنان، ج12ص33۔

55 الطبرانی، أبوالقاسم سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر، المعجم الکبیر للطبرانی، دار النشر: مکتبۃ ابن تیمیۃ-القاھرۃ، ج12ص304۔

56 العینی، منحۃ السلوک فی شرح تحفۃ الملوک، ص402۔

۵۷ کاسانی، بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع، ج5ص39۔

58 الحصکفی، الدر المختار شرح تنویر الأبصار وجامع البحار، (ص640)۔

59 ایضاً۔

60 الحصکفی، الدر المختار شرح تنویر الأبصار وجامع البحار، ص640۔

61 [سورۃ التوبۃ:108]

62 الکوفی، العبسی، أبو بکر عبداللہ بن محمد بن أبي شیبۃ، المصنف دار کنوز اشبیلیا للنشر والتوزیع، الریاض، السعودیۃ، ج۲ص۱۵، رقم الحدیث: 37۔

63 ایضاً۔

64 أبوالحسین مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الصید، باب الأمر باحسان الذبح والقتل، ج۳ص۱۵۴۸، رقم الحدیث: ۱۹۵۵۔

65 الفتاوی الھندیۃ، ج۵ص۲۸۷، جمعہا جماعة من العلماءبرئاسة الشيخ: نظام الدين البرنهابوري البلخي بأمر السلطان: محمد أورنك زيب عالمکیر، المطبعۃ الکبری الأمیریۃ ببولاق مصر۔

66 [البقرۃ:222]

67 مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم ج3ص1548 رقم الحدیث1955۔

68 بدرالدین العینی، البنایۃ شرح الھدایۃ، ج۱۱ص۵۶۱۔

69 النیسابوری، أبوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم، المستدرک علی الصحیحین، دار الکتب العلمیۃ—بیروت، ج۴ص۲۵۷، رقم حدیث: ۷۵۶۳۔

70 الامام مالک بن أنس، موطأمالک روایۃ أبي مصعب الزھري، ج۲ص۱۹۸ رقم الحدیث: ۲۱۶۵۔

71 الکاسانی، بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع، ج۵ص۶۰۔

72 الفتاوی الھندیۃ، ج5ص287

73 [الأنعام:121]

74 الصنعانی، مصنف عبدالرزاق، ج۵ص۱۹۳، رقم الحدیث[۸۸۵۶]

[75] الحصکفی، الدر المختار شرح تنویر الأبصار وجامع البحار، ج6ص307۔

[76] ایضاً۔

[77] السرخسی، شمس الأئمۃ أبو بکر محمد بن أحمد بن أبی سھل (م483ھ-1090م)، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ، ج5ص12۔

[78] عثمانی، مفتی، القاضی محمد تقی، بحوث فی قضایا فقھیۃ معاصرۃ. مکتبہ دار العلوم کراچی، ص۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶۔

[79] الحصکفی، الدر المختار شرح تنویر الأبصار وجامع البحار، ج6ص307۔

[80] أبو داؤد، سنن أبی داؤد، ج3ص109، رقم الحدیث: 2851

[81] ایضاً ج3ص110، رقم الحدیث: 2854

[82] الشامی، ابن عابدین، محمد أمین، حاشیۃ رد المحتار، علی الدر المختار: شرح تنویر الأبصار، الناشر: شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابي الحلبي وأولادہ بمصر، ج٦ص٣٠٨۔

[83] [النحل: 66]

[84] الشامی، حاشیۃ رد المحتار، علی الدر المختار، ج۳ص۲۰۹۔

[85] الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ ج۵ص۱۵۳وج۸ص۲٦٦، صادر عن: وزارۃ الأوقاف والشئون الإسلامیۃ — الکویت، الطبعۃ: من1404-1427ھ)

[86] ایضاً، ج6ص2649، رقم الحدیث: 6826،

[87] [النحل: 68-69]